بروکر کے ذریعے کیا ہوا سودا ختم ہوجانے کی صورت میں کمیشن اور بیعانہ کا حکم

ریفرنس نمبر:Sar 7116

تاریخ:07-11-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے چل پھر کر محنت ومشقت کرکے ایک فیصد کمیشن پر بکر کا مکان خالد کے ہاتھ فروخت کردیا اور بکر نے ایک لاکھ بیعانہ بھی وصول کرلیا، لیکن پھر کچھ عرصے کے بعد خالد سے بقیہ پیسوں کا بندوبست نہ ہونے کے بناپر باہمی رضامندی سے سودا ختم ہو گیا۔ سوال یہ ہے کہ زید نے جو ایک فیصد کمیشن لیا ہے، کیا وہ کمیشن سودا فسخ ہونے کی بناپر واپس لیا جائے گا یا نہیں؟ نیز بکر نے جو ایک لاکھ بیعانہ لیا تھا، بکر اور خالد کی باہمی رضامندی سے سودا ختم ہونے پر وہ بیعانہ واپس کرے گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دریافت کی گئی صورت میں زید نے جو چل پھر کر محنت ومشقت کرکے بکر اور خالد کے مابین مکان کا سودا مکمل کرواکر ایک فیصد کمیشن لیا تھا، وہ سودا ختم ہونے پر واپس نہیں لیا جاسکتا، کیونکہ کمیشن سودا مکمل کروانے کے عوض قرار پایا تھا اور زید نے سودا مکمل کروادیا تھا، لہذا وہ کمیشن کا مستحق ہو گیا تھا، اب سودا ختم ہونے سے زید کا کمیشن باطل نہیں ہو گا۔

بکر نے خالد سے جو بیعانہ لیا تھا، باہمی رضامندی سے سودا ختم ہونے کی بِناپر بکر پر بیعانہ واپس کرنا لازم ہے، کیونکہ سودا ختم ہونے سے بکر کو اس کا مکان واپس مل گیا، تو خالد کو اس کے پیسے واپس کرنے ہوں گے، اگر بکر واپس نہیں کرے گا، تو غیر کا مال ناحق طریقے سے لینا لازم آئے گا، جو ناجائز، حرام وگناہ ہے۔

عقد تام ہو کر فسخ ہونے کی صورت میں بروکری کے استحقاق کے بارے میں فتاوی قاضی خان میں ہے:"دلال باع شیئاً وأخذ الدلالیة ثم استحق المبیع علی المشتری أو رد بعیب بقضاء أو غیرہ لا یسترد الدلالیة وان انفسخ البیع لأنہ وان انفسخ لا یظھر أن البیع لم یکن فلا یبطل عملہ" ترجمہ: بروکر نے کوئی چیز بیچی اور کمیشن لے لیا، پھر بیچی گئی چیز کے مالک ہونے کا خریدار پر کسی نے دعوی کردیا یا قاضی کے فیصلہ یا بغیر فیصلہ کے عیب کی بِناپر اسے واپس کردی گئی، تو بروکر سے کمیشن واپس نہیں لیا جاسکتا، اگرچہ سودا ختم ہو گیا ہو، کیونکہ اگرچہ خرید وفروخت کا معاہدہ ختم ہو گیا ہے، مگر اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا، کہ وہ ہوا ہی نہیں تھا کہ اس کا عمل باطل ہوجائے۔

(فتاوی قاضی خان برھامش ھندیہ، ج02، ص293، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی میں ہے:”الدلال فی البیع اذا أخذ دلالته بعد البیع ثم انفسخ البیع بینهما بسبب من الأسباب سلمت له الدلالیة لأن الأجر عوض مقابل بالعمل وقد تم العمل.... كالخیاط اذا خاط الثوب ثم فتقه صاحب الثوب فانه لا یرجع علی الخیاط بالاجر“ترجمہ: جب بروکر نے عقد کروانے کے بعد اپنا کمیشن لے لیا، پھر ان خریدار اور فروخت کرنے والے کے درمیان کسی سبب سے بیع فسخ ہو گئی، تو بروکر کو کمیشن دیا جائے گا، کیونکہ کمیشن عمل کے مقابل معاوضہ ہے اور بیشک عمل مکمل ہو چکا، جیسے درزی نے جب کپڑے سلائی کیے، پھر کپڑے کے مالک نے اسے ادھیڑ دیا، تو کپڑے کا مالک درزی سے اجرت واپس نہیں لے گا۔

(فتاوی قاضی خان برهامش هندیه، کتاب الاجارات، ج02، ص327، مطبوعه کوئٹه)

بیعانہ واپس نہ کرنا باطل طریقے سے مال کھانا ہے اور باطل طریقے سے مال کھانے کے حرام ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔“ (پارہ5، سورۃالنساء، آیت29)

بیعانہ واپس نہ کرنے کے ظلم ہونے کے بارے میں فتاوی رضویہ میں ہے: ”بیشک واپس پائے گا، بیع نہ ہونے کی حالت میں بیعانہ ضبط کرلینا جیسا کہ جاہلوں میں رواج ہے، ظلم صریح ہے۔“

(فتاوی رضویه، ج17، ص94، مطبوعه رضافاؤنڈیشن، لاهور)

فتاوی فیض رسول میں ہے: ”جبکہ بیچنے والے نے خریدار کے انکار کو مان لیا اور بیع کا فسخ منظور کر لیا، تو بیعانہ کی رقم واپس کرنا اس پر لازم ہے، اگر نہیں واپس کرے گا، تو سخت گنہگار حق العبد میں گرفتار ہو گا۔“

(فتاوی فیض رسول، ج2، ص377، مطبوعه شبیر برادرز، لاهور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــه

المتخصص فی الفقه الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

20ربیع الاول1442ھ/07نومبر2020ء

الجواب صحیح

مفتی محمدقاسم عطاری

دارالافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے